مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم

دین اسلام میں بیوی کا مرتبہ

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون. یا ایھاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونسآء واتقوا اللّٰہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا. یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً.

ہجرت کے بعد کا زمانہ ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہیں۔ ایک بار چودہ شعبان کو شب میں بستر مبارک سے آہستہ سے اٹھتے ہیں۔ روایت بیان کرنے والی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ بھی وہیں آرام فرما تھیں۔ ردائے مبارک آہستہ سے اٹھاتے ہیں۔ حجرہ کا دروازہ آہستہ کھولتے ہیں۔ اور چپکے سے قبرستان بقیع میں مؤمنین کے حق میں دعائے مغفرت کرنے تشریف لے جاتے ہیں۔ ام المؤمنین روایت کرتی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جنبش کے لئے رُوَیدا استعمال کرتی جاتی ہیں۔ "قام رویداً اخذ رداًء رویداً۔" وغیرہ۔ معنی "آہستہ" کے ہیں۔ یہ اس وقت ہر عمل میں آخر آہستگی کا اہتمام کیوں؟۔

جواب دنیا سنے گی؟ شوہروں کو تمام تر خدائے مجازی اور بیویوں کو تمام تر باندی سمجھنے والی دنیا سنے گی؟ آہستگی کا اہتمام اس لئے اور محض اس لئے کہ پاس لیٹی ہوئی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہما) کی راحت میں بلاضرورت خلل نہ پڑے! اللہ اکبر، آج بڑے نرم مزاج شوہروں میں بھی ہیں کوئی صاحب، رفیقۂ حیات کی راحت و آسائش کا اس درجہ اہتمام رکھنے والے؟

جس نے اپنی ازدواجی زندگی اس معیار کے مطابق گزار دی، حق پہنچتا تھا اسی کو کھلے لفظوں میں اعلان کرے اور دنیا میں پکار دے کہ:۔ "خیر کم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی."

تم میں بہترین انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو، مجھے دیکھو میں اپنے گھر والوں میں بہتر ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

یا پھر یہی پکار دوسرے لفظوں میں:۔ " خیار کم خیارکم لنساءِ ھم." (ابن ماجہ)

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہو۔

نیکی اور بزرگی کا معیار آپ نے ملاحظہ فرمالیا؟

یہ نہیں کہ دفتروں اور کچہریوں میں، دوستوں کے مجمع میں اور قومی جلسوں میں کون کیسا نظر آتا ہے؟ بلکہ یہ کہ بیوی کے ساتھ برتاؤ کس کا نرم ہے۔ گھر کے اندر صبر و تحمل کا ثبوت کون دیتا رہتا ہے۔ اور جلوت میں تمہیں خلوت میں کون کیسا ہے؟

سسرال جیل خانہ کا نام نہیں اور نہ لڑکی شادی کے بعد بیوی سے باندی بن جاتی ہے۔ آسان تھا کہ بجائے خطبہ کی ان تصریحات کے محض اتنا کہہ کر لڑکی کا ہاتھ پکڑا دیا جاتا کہ "میاں لڑکی نہیں خدمت کو کنیز دی جارہی ہے۔" ان الفاظ سے دل، جو پہلے سے بھر آنے کے لئے تیار ہیں ضرور بھر آتے۔ لیکن حقیقت کی ترجمان نہ ہوتی۔ اسلام میں بیوی کنیز نہیں ہو جاتی، بیوی ہی رہتی ہے، تو کیا اپنے حقوق پر جم کر سب سے بڑے حکیم اور سب سے بڑے حاکم کا یہ فرمان کسی مسلمان تک نہیں پہنچا ہے کہ عاشروھن بالمعروف بہ صیغہ امر بطور حکم ارشاد ہو رہا ہے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ حسن معاشرت قائم رکھو! قید کسی خاص حالت کی نہیں۔ جوانی میں بھی اور بڑھاپے میں بھی، وہ حسین و جمیل ہو تو، اور حسن و جمال ظاہری سے محروم ہو تو۔ ڈھیروں مال لے کر آئے جب بھی، اور خالی ہاتھ آئے جب بھی۔ عزت رکھتی ہے۔ شوہر کی آمدنی پر حق رکھتی ہے۔ حیثیت و مرتبہ رکھتی ہے۔ لازم ہے کہ لحاظ اس کی عزت کا، حیثیت کا، مرتبہ کا رہے، ولھن مثل الذی علیھن جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں، ویسے ہی تو عورت کے بھی مرد کے ذمہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوتے جب خلقت دونوں کی ایک رکھی گئی اور خلقت کی یکسانی کا گواہ کوئی دوسرا نہیں خود خالق کائنات ہے۔ "واللّٰہُ جَعَلَ لکم من انفسکم ازواجاً" اللہ نے تمہاری بیویاں تمہیں میں سے پیدا کیں۔"

تمہاری جنس سے اس کی فطرت تمہاری فطرت، اس کی خلقت تمہاری خلقت ہے۔ تمہیں اگر سیم و زر کی طلب ہے تو وہ بھی احتیاج مال سے بے نیاز نہیں رکھی گئی ہے۔ تم اگر اپنی راحت و زیبائش کے بھوکے ہو تو اس کا جسم بھی خستگی اور تھکن کے اثرات کو قبول کرنے والا بنایا گیا ہے۔ تمہیں اگر غصہ آتا ہے تو وہ بھی بے حس نہیں پیدا کی گئی ہے۔ تم اگر اپنی جاہ و عزت کے طالب ہو تو وہ بھی اپنی توہین و رسوائی سے خوشی نہیں حاصل کرتی۔ تم اگر حکومت چاہتے ہو تو وہ بھی غلامی کے لئے خلق نہیں ہوئی۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً واتقواللّٰہ الذی تسآءلون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیباً. (نساء)

اے انسانو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تمہیں ایک نفس واحد سے پیدا کیا۔ اور اس نے اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے اتنے سارے مرد اور عورتیں پھیلادیں اور ڈرو اللہ سے جس کے نام سے ایک دوسرے کے مطالبات حقوق کرتے ہو، اللہ سے ڈرو حقوق قرابت (ضائع کرنے) سے بھی یقیناً اللہ تمہارا ہر

حال میں نگراں ہے۔

الفاظ پر غور ہو، سارے انسانوں کی، مرد ہوں یا عورت اصل ایک ہی ہے۔ ایک جوڑے سے مردوں اور عورتوں کی ساری نسلیں چلی ہیں۔ جذبات کی یکسانی کے اظہار کا اس سے بہتر طریقہ اور کیا ہوسکتا تھا۔ پھر حقوق پر صراحت سے ڈرایا ہے۔ اور حقوق قرابت کے لئے غایت اہتمام یہ ہے کہ ان کے ذکر کا عطف خود اپنے ذکر پر کیا ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔

ومن آیتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً. (روم. ع۳)

تمہیں میں سے، تمہاری جنس سے، یہیں سے رد ہوا جاتا ہے ان مذاہب باطلہ کا جنہوں نے مدت تک عورت کو بغیر روح کے مانا۔ ارشاد ہوتا ہے اور اسے بہ طور اپنے نشان قدرت کے پیش فرماتے ہیں کہ عورت تو تمہاری جنس کی چیز ہے۔ تم سے فروتر، پست تر، کوئی دوسری جنس نہیں۔ اس کی آفرینش سے یہ غرض نہیں کہ تم اسے باندی بنا کر رکھو، بلکہ وہ تو اس لئے ہے کہ:۔ لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمتہ. تم اس سے تسکین و راحت، سکون خاطر حاصل کرو اور دونوں کے درمیان رشتہ اور تعلق آقائی اور کنیزی کا نہیں، محبت والفت کا قائم کردیا گیا ہے۔

الفاظ اس قدر صاف واضح ہیں کہ حاجت نہ کسی تشریح کی، نہ حاشیہ آرائی کی، اصل مقصود زندگیوں کو محبت و اخلاص سے شیریں بنا دینا ہے۔ اور جن لوگوں کی فطرت سلیم ہے وہاں بحمداللہ یہی کیفیت پائی جاتی ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے پر فریفتہ رہتے ہیں۔ لیکن جہاں بدقسمتی سے مذاق فاسد ہو چکے ہیں۔ وہاں کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

فان کرھتمو ھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً.

اگر تمہیں صورت، سیرت میں کوئی عیب بھی معلوم ہو تو تمہیں کیا خبر، کہ جو شے ناپسند ہو رہی ہو اللہ نے اس میں کوئی بڑی مصلحت، کوئی بڑی منفعت نہ رکھ دی ہو؟ آیت کے اس ٹکڑے کے مراقبہ کے بعد شوہر کے دل میں کچھ کشیدگی بیوی کی طرف سے باقی رہ سکتی ہے؟ حق افسری مرد کو یقیناً حاصل ہے۔

"الرجال قوامون علی النساء." مرد کی فضیلت و برتری بالکل مسلم و برحق، وللرجال علیھن درجتہ.

لیکن جو افسر ہے وہ اپنے حق کا استعمال کیوں کر کرے؟ اس کا جواب بھی قرآن لانے والے کی زبان سے سنئیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی، معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔

استوصوا بالنساء خیراً فانھن خلقن من ضلع فان ذھبت تقیہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیراً. (صحیح بخاری)

نصیحت قبول کرو، عورتوں کے باب میں نرمی کی، اس لئے کہ ان کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے اگر تم اس کو ہموار کرنے کی فکر میں لگ رہے تو اسے توڑ کر رہو گے اور اگر اس کے حال پر اسے رہنے دو گے تو کجی بدستور رہے گی، پس نصیحت قبول کرو عورتوں کے باب میں نرمی کی۔

خیال کر کے دیکھئے کہ عورت کے ساتھ بھلائی اور ملائمت کی تاکید کس درجہ ہے۔ حکم شروع بھی اسی سے ہوا اور ختم بھی اسی پر۔ درمیان میں ارشاد کی حکمت بیان ہوتی ہے۔ ٹیڑھی پسلی کو کوئی سیدھا کرنے کے درپے ہو جائے تو پسلی بھلا سیدھی ہو سکتی ہے؟ البتہ ٹوٹ کر رہ جائے گی۔ لیکن اگر کجی کی طرف سرے سے توجہ نہیں کی جائے گی تو خرابی جوں کی توں رہے گی۔ اس لئے ارشاد ہوتا ہے کہ اصلاح کی کوشش میں لگے رہو۔ لیکن ہمیشہ نرمی اور سہولت سے محبت سے۔

آج عجمیت کے اثر سے، ہندویت کے تسلط سے، فخر اس پر کیا جاتا ہے کہ ہم بیوی سے دبتے نہیں، دبا کر رکھتے ہیں۔ لیکن رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر فخر نہ تھا وہاں بیوی کی حیثیت، ماما اصیل کی، پیش خدمت کی لونڈی باندی کی نہیں، اللہ کی بخشی ہوئی بہترین نعمت کی تھی۔

"عن ابی امامة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم انه کان یقول مااستفاد المؤمن بعد تقوی اللّٰہ خیراله من زوجة صالحة. (ابن ماجه)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کے لئے تقوی الٰہی کے بعد کوئی نعمت نیک سیرت بیوی سے بڑھ کر نہیں۔

مبارک ہیں وہ نعمت والے جو نعمت کی قدر پہچانیں ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اس فانی و ناپائدار دنیا کی نعمتوں میں کوئی نعمت نیک سیرت بیوی سے بڑھ کر نہیں۔

عن عبداللّٰہ بن عمر و ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال انما الدنیا متاع ولیس من متاع الدنیا شیئی افضل من المراۃ الصالحته (ابن ماجه)

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا چند روزہ ہے........ لیکن اس چند روزہ عیش دنیا میں کوئی شے نیک سیرت بیوی سے بڑھ کر نہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماننے والے سبق لیں، حیات طیبہ کے ان دو اہم ترین واقعات سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اوّل وحی نازل ہوئی تو قلب مبارک پر اس وقت قدرتی بے چینی تھی اس وقت ذات مبارک کو تسکین دینے والی اور رسالت پر سب سے پہلی ایمان لانے والی ہستی، کسی دوست و عزیز کی نہیں، ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی تھی۔ اسی طرح جب روح مبارک کسی دیدار کے لئے بے چین اس جسدِ ظاہری سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہی تھی تو عین اس قت سر مبارک کس کے زانوں پر تھا؟ رفیقوں، عزیزوں میں سے کسی مرد کے نہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ یہ ہے اسلام میں بیوی کا مقام!

سسرال میں بیوی جو کچھ کھاتی ہے اپنے حق سے، جو کچھ پاتی ہے اپنے حق سے۔ بھک منگی نہیں کہ خیرات سمجھ کر ترس کھا کر دو چار پیسے اس کے آگے ڈال دیئے، سائل گداگر نہیں کہ رات کی باسی روٹی کے ٹکڑے اس کے دامن میں پھینک دیئے۔ علم و حکمت کی اسی کان میں جس کا نام حدیث نبوی ہے۔

عن حکیم بن معاویة عن ابیه ان رجلاً سالَ النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ماحق المراة علی الزوج قال ان یطعمها اذا طعم وان یکسوها اذا اکتسی. (ابن ماجه)

ایک روایت حکیم بن معاویہ کے حوالہ سے آئی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں آکر عرض کی کہ شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ شوہر جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے۔ جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے۔ اس کے بعد یہ الفاظ آئے ہیں۔ ویقبح ولا یھجر الافی البیت

اس میں عیب نہ نکالے (یعنی صورت سیرت کو بجو نہ کرے) اور نہ یہ ہو کہ اسے چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے، رکھے بہر حال اسے اسی مکان میں۔ (ابن ماجہ)

ایک دوسری طویل حدیث کے آخر میں اس سے زیادہ تاکید تصریح کے ساتھ آتا ہے۔

الا وحقهن علیکم ان تحسنو الیهن فی کسوتهن وطعامهن. (ترمذی ابن ماجه)

خبردار وہ کہ بیویوں کا حق یہ ہے (لفظ "حق" یاد رہے۔ کوئی رعایت اور احسان نہیں) کہ کھانے اور لباس میں ان کے ساتھ بہتر سے بہتر طریقہ برتو۔

بیوی اپنے شوہر کے گھر میں حاکم و مختار ہوتی ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا مستقل عنوان ہی یہی رکھا ہے۔ المراة راعیته بیت زوجھا اور اس کے تحت جو حدیث درج ہے خود اس میں یہ الفاظ موجود ہیں:۔ المراة راعیته علی بیت زوجها. عورت حاکم ہے اپنے شوہر کے گھر پر یہ شاعری نہیں حقائق ہیں۔ انشاء پردازی نہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ہیں۔ رب صل وسلم دائماً ابداً ابدا

اظہار تشکر

میری اہلیہ مرحومہ کے انتقال کے موقع پر جو حضرات نماز جنازہ میں شریک ہوئے، (خصوصاً دور دراز کا سفر کر کے) جن احباب نے تعزیتی مکتوب لکھے، جو مخلصین بذاتِ خود تعزیت کے لئے تشریف لائے اور جن محبین نے اپنی اپنی جگہ دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمایا، میں ان سب کا شکریہ اداء کرتا ہوں۔ اور اپنے شریک غم تمام احباب کے لئے دعاء گو ہوں اور طالب دعا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزاء خیر عطاء فرمائے۔ (آمین)

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری

امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان — مہتمم مدرسہ معمورہ۔ دار بنی ہاشم ملتان۔